بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۲ اخاء ۱۳۴۵ھ ۶ رجب ۱۳۸۶ھ ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۴۶

اخبار احمدیہ

— ○ ربوہ ۲۱ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ حرارت کے علاوہ جسم میں درد اور ضعف بھی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

— ● مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ آپ قصر خلافت سے اپنے مکان واقعہ دار الصدر غربی متصل فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں منتقل ہو گئے ہیں۔ آپ نے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کی اس نقل مکانی کو خاندان اور سلسلہ کے لئے بابرکت بنائے آمین۔

— ○ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو رشید احمد صاحب ابن چوہدری سلطان محمود احمد صاحب کا نکاح محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس رض نے بعد نماز عصر عزیزہ صالحہ خانم صاحبہ بنت سید سرفراز علی صاحب واہ کینٹ سے مبلغ ۱۲ ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ مکرم رشید احمد صاحب جو حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد رض کے بھانجے ہیں۔ اس وقت احمدیہ سیکنڈری سکول بو (Bo) سیرالیون میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ مبارک کرے۔ آمین

(حسن محمد خان ربوہ)

— ○ اللہ تعالےٰ نے مکرم محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ تعلیم کنری کو ۸/۶۶/۱۹ کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے فہیمہ نام تجویز فرمایا ہے۔ نو مولودہ مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب، انور کی نواسی ہے احباب جماعت بچی کی درازی عمر اور اقبالمندی کے لئے دعا فرمائیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ذکر الٰہی کے ترک اور اس سے غفلت کا نام کفر ہے

خدا تعالےٰ کی یاد میں دل کو ہر وقت لگا رہنا چاہیئے

"قرآن شریف میں ہے اذکرونی اذکرکم واشکروالی ولاتکفرون۔ یعنی اے میرے بندو تم مجھے یاد کیا کرو اور میری یاد میں مصروف رہا کرو میں بھی تم کو نہ بھولوں گا۔ تمہارا خیال رکھوں گا اور میرا شکر کیا کرو اور میرے انعامات کی قدر کیا کرو اور کفر نہ کیا کرو۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ذکرِ الٰہی کے ترک اور اس سے غفلت کا نام کفر ہے۔ پس جو دم غافل وہ دم کافر والی بات صاف ہے۔ یہ پانچ وقت تو خدا تعالیٰ نے بطور نمونہ کے مقرر فرمائے ہیں ورنہ خدا کی یاد میں تو ہر وقت دل کو لگا رہنا چاہیئے اور کبھی کسی وقت بھی غافل نہ ہونا چاہیئے۔ اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے ہر وقت اسی کی یاد میں غرق ہونا بھی ایک ایسی صفت ہے کہ انسان اس سے انسان کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے اور خدا تعالےٰ پر کسی طرح کی امید اور بھروسہ کرنے کا حق رکھ سکتا ہے۔

اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنی لمبی وہ منزل ہوگی اتنا ہی زیادہ تیزی کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہوگا۔ سو خدا تعالےٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بُعد اور دوری بھی لمبی۔ پس جو شخص خدا تعالےٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے۔ جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۵۴ و ۲۵۵)

دعائے خاص کی تحریک

لاہور ۲۱ اکتوبر (بذریعہ فون)— جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے ۱۹ اکتوبر کو محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ، بیگم محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کا پتہ کا اپریشن ہوا ہے جو بفضلہ تعالےٰ کامیاب رہا ہے۔ لاہور سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت شافیٔ مطلق کے حضور درد دل سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ مولا کریم ہر قسم کی پیچیدگیوں اور خطرات سے ہر طرح محفوظ رکھے اور محترمہ سیدہ موصوفہ کو اپنے دستِ قدرت سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر آن حافظ و ناصر ہو آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع ہوا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ ر اکتوبر ۱۹۶۶ء

افریقہ میں عیسائی عقائد سے بیزاری کا تازہ ثبوت

عیسائیت تثلیث موروثی گناہ اور کفارہ ایسے خلاف فطرت عقائد کے باوجود گزشتہ ڈیڑھ سو سال سے افریقہ کے طول و عرض میں جاتی پھیلتی رہی کا یہ پھیلاؤ ان عقائد کا مرہون منت نہ تھا بلکہ یہ مرہون تھا اُس سیاسی اقتدار کا جو مغرب کی عیسائی طاقتوں کو اپنی سامراجی اور نو آبادیاتی پالیسی کی وجہ سے حاصل ہوا اور جس کے نتیجہ میں یہ پورا براعظم اور اس کے کروڑوں کروڑ عوام ان کے زیرنگین آئے بغیر نہ رہے۔

اب جبکہ خدا تعالیٰ کی تقدیرِ خاص کے ماتحت زمانہ نے ایک نئی کروٹ لی ہے اور نو آبادیاتی نظام اپنی موت آپ مر رہا ہے اور افریقہ کی قومیں آزادی سے ہمکنار ہوتی جا رہی ہیں تو افریقہ سے عیسائیت کی صف بھی خود بخود لپٹتی جا رہی ہے۔ اگر عیسائیت کا یہ غلبہ تثلیث موروثی گناہ اور کفارہ کے برحق اور مبنی بر صداقت ہونے کی وجہ سے ہوتا تو وہاں اسے یہ روزِ سیاہ کبھی نہ دیکھنا پڑتا جو آج اسے دیکھنا پڑ رہا ہے۔ آج افریقی عوام جو ڈیڑھ سو سال تک نعوذ باللہ مسیح کو خدا کا بیٹا اور خود خدا مانتے چلے آ رہے تھے۔ اور اس بات پر ایمان رکھتے چلے آ رہے تھے کہ مسیح نے خدا کا اکلوتا بیٹا ہوتے ہوئے بنی آدم کے موروثی گناہ کی پاداش میں صلیب پر جان دی اور اس طرح نوعِ انسان کے کبھی محو نہ ہونے والے گناہ کا کفارہ ادا کیا۔ اب وہ موروثی گناہ، کفارہ اور تثلیث ایسے عقائد کو انسانیت کی توہین قرار دے کر انہیں ترک کرتے جا رہے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ عقیدہ کہ انسان موروثی گناہ کی لعنت لے کر پیدا ہوتا ہے۔ انسانیت کی توہین کے مترادف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اب ان عقائد سے بیزاری کا اظہار کر کے انہیں خیرباد کہہ رہے ہیں۔ اور ان کے بالمقابل دن بدن اسلام کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ اسلام کی تعلیم فطرت اور عقل کے مطابق ہوتے ہوئے انسان کی انسانیت کو موروثی گناہ کی لعنت سے داغدار نہیں کرتی بلکہ اسے شرف اور بزرگی کا مقام عطا کر کے اسے خدا کا مقبول اور پیارا بناتی ہے۔ آج افریقہ میں یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی جا رہی ہے کہ اسلام کی پیش کردہ ابدی صداقتوں کے بالمقابل موروثی گناہ، کفارہ اور تثلیث کے عیسائی عقائد کی حیثیت بناوٹی اصولوں اور کاغذ کے پھولوں سے زیادہ نہیں ہے۔ دنیا وہاں اِس حقیقت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہی ہے کہ صداقت کو بناوٹ کے اصولوں سے چھپایا نہیں جا سکتا۔ اور یہ کہ کاغذ کے پھولوں سے بظاہر وہ کتنے ہی خوشنما کیوں نہ نظر آئیں خوشبو کبھی نہیں آ سکتی۔

اس امر کا تازہ ثبوت کہ اہلِ افریقہ عیسائیت کے خلافِ فطرت عقائد سے دن بدن بیزار اور اسی نسبت سے اسلام کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں۔ مملکت زمبیا کے عیسائی صدر جناب کینتھ کوانڈا کے اس خط سے بھی ملتا ہے جو انہوں نے اپنے ایک قدیمی دوست کولن موریس کو لکھا ہے۔ ریورنڈ کولن موریس زمبیا کے ایک متقدر اور نامی گرامی پادری ہیں۔ ان کا یہ خط کینیا (مشرقی افریقہ) کے اخبار "سنڈے نیشن" کے ۲۵ ستمبر ۱۹۶۶ء کے شمارہ میں شائع ہوا ہے۔ اس میں وہ رقمطراز ہیں:-

"افریقہ میں آج جس چیز کو بحال کرنے کی ضرورت ہے وہ ہے انسان کی فطری اچھائی اور خوبی پر اعتماد و انحصار کا جذبہ۔

اگرچہ تمام لوگوں میں سے بالخصوص آپ (یعنی پادری کولن موریس) سے یہ بات کہنی کارِ دارد ہے تاہم اس کے کہنے کے سوا چارہ بھی نہیں کہ میں اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ عیسائیت کی بعض اقسام نے جو انسان کے پیدائشی طور پر گناہگار و سیاہ کار ہونے پر زور دیتی ہیں۔ اہل افریقہ کے لئے میراث کے طور پر جو تحفہ چھوڑا ہے وہ ہمارے لئے رحمت سے زیادہ لعنت کا موجب ثابت ہوا ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ ہم کچھ نہ کچھ عیسائیت کے بہترین پہلو سے بھی مستفید ہوئے ہیں۔ میں خود اس سے مستفید ہونے والوں میں سے ہوں۔ اس لئے مجھ سے یہ اس غلطی کا ارتکاب ممکن نہیں کہ میں عیسائیت کے تعمیری کردار کا انکار یا اس کی مذمت کروں۔ اس کے باوجود میں یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ افریقہ میں اسلام کے بڑھتے ہوئے اثر کا راز اس امر میں مضمر ہے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ جو خدا پر انحصار اور بھروسہ کا انکار کئے بغیر لوگوں میں اپنے آپ پر بھی اعتماد اور بھروسہ کرنے کے جذبہ کو مضبوط سے مضبوط تر بناتا ہے ...... یہ ایک ایسا مذہب ہے جو انسانوں کے لئے ہے۔ کیا عیسائیت بھی انسانوں کا مذہب کہلا سکتی ہے؟"

(ترجمہ از انگریزی "سنڈے نیشن" ۲۵ ستمبر ۱۹۶۶ء صفحہ 19/20)

موروثی گناہ کے عقیدہ سے جناب کینتھ کوانڈا جیسی نامور شخصیت نے عیسائی ہونے کے باوجود جس شدت کے ساتھ بیزاری کا اظہار کیا ہے وہ اس امر پر شاہد ناطق ہے کہ افریقہ میں اب عیسائیت کی صف لپیٹی جا رہی ہے۔ اگر موروثی گناہ کے عقیدہ کو تسلیم نہ کیا جائے۔ تو مروجہ عیسائیت کی ساری عمارت دھڑام سے زمین پر آ رہتی ہے۔ جب انسان گنہگار پیدا ہی نہیں ہوتا تو کفارہ باطل ٹھہرا۔ اور جب کفارہ باطل ہے تو مسیح کو خدا ماننا اور اس کی صلیبی موت پر ایمان لانا محض عبث اور لایعنی ہے۔ الغرض عیسائیت کی بنیاد ہی ختم ہو جاتی ہے۔ یہ اس اسلامی صداقت کا برملا اعتراف ہے کہ کوئی انسان بھی گنہگار پیدا نہیں ہوتا۔ وہ فطرت صحیحہ لے کر پیدا ہوتا ہے وہ اگر بگڑتا ہے تو اپنے کئے کی وجہ سے نہ کہ موروثی گناہ کی لعنت کی وجہ سے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا۔ (الشمس آیت ۱۰-۱۱)

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

حضرت مولانا شمس صاحب رضی اللہ عنہ

شہیدِ مسیح الزماں ہو گیا تو
فنا ہو کے بھی جاوداں ہو گیا تو

عناصر کے جالوں سے آزاد ہو کر
روانہ سوئے آشیاں ہو گیا تو

زمیں کے غباروں سے دامن جھٹک کر
ہم آغوشِ نورِ جناں ہو گیا تو

خلوص ایسا سجدوں میں تو نے دکھایا
زِ سر تا قدم آستاں ہو گیا تو

تیرا نام اور کام روشن رہے گا
کہ منزل کا سنگِ نشاں ہو گیا تو

تنویر

اجتماعِ انصار اللہ کی بنیادی غرض

اجتماعی ذکرِ الٰہی اور اس کے فضائل

(مسعود احمد خان دہلوی)

(۲)

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اجتماعی ذکرِ الٰہی کی اہمیت اور اس کی فضیلت بھی نہایت مؤثر طریق پر صحابہؓ کے ذہن نشین کرائی تاکہ وہ اجتماعی ذکرِ الٰہی کی عظیم الشان برکات سے بھی مستفیض ہوں چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک موقع پر آپؐ نے صحابہؓ کو اجتماعی ذکرِ الٰہی کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْ مَنْ عِنْدَہٗ۔

(صحیح مسلم)

یعنی جب کسی قوم کے افراد باہم مل کر ذکرِ الٰہی کے لئے بیٹھتے ہیں تو فرشتے آسمان سے نازل ہو کر ان کے گرداگرد آجاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ خوش ہو کر ان کا ذکر اپنے فرشتوں سے کرتا ہے۔

پھر ایک اور موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کو بڑی تفصیل سے واضح فرمایا کہ اجتماعی ذکرِ الٰہی پوری جماعت کو کس طرح رضائے الٰہی کی نعمتِ غیر مترقبہ سے مالا مال کرنے کا موجب بنتا ہے اور کس طرح وہ عنداللہ فائز المرام ہو کر اپنی مراد کو پہنچتے ہیں۔ چنانچہ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ:-

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَھْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوْا ھَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِکُمْ قَالَ فَیَحُفُّوْنَھُمْ بِاَجْنِحَتِھِمْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا قَالَ فَیَسْئَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ مَا یَقُوْلُ عِبَادِیْ قَالُوْا یَقُوْلُوْنَ یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیَحْمَدُوْنَکَ وَیُمَجِّدُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَاَوْنِیْ فَیَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ مَا رَاَوْکَ قَالَ فَیَقُوْلُ کَیْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْکَ کَانُوْا اَشَدَّ لَکَ عِبَادَۃً وَاَشَدَّ لَکَ تَمْجِیْدًا وَاَکْثَرَ لَکَ تَسْبِیْحًا قَالَ فَیَقُوْلُ فَمَا یَسْئَلُوْنَنِیْ قَالُوْا یَسْئَلُوْنَکَ الْجَنَّۃَ قَالَ یَقُوْلُ وَھَلْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ اَنَّھُمْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّھُمْ رَاَوْھَا کَانُوْا اَشَدَّ عَلَیْھَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَھَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِیْھَا رَغْبَۃً قَالَ فَمِمَّ یَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ یَقُوْلُ وَھَلْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْھَا کَانُوْا اَشَدَّ مِنْھَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَھَا مَخَافَۃً قَالَ فَیَقُوْلُ فَاُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ قَالَ یَقُوْلُ مَلَکٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ فِیْھِمْ فُلَانٌ لَیْسَ مِنْھُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَۃٍ قَالَ ھُمُ الْجُلَسَآءُ لَا یَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ

(بخاری باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے چند فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں ذکر کرنیوالوں کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں اور جب ان کو اللہ کا ذکر کرنے والوں کی کوئی جماعت مل جاتی ہے تو وہ (اپنے ساتھی فرشتوں کو) پکارتے ہیں کہ آؤ اپنی حاجت کی طرف۔ حضورؐ نے فرمایا یہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں سے دنیائے آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ فرمایا (پھر ذکر کی مجلس برخاست ہونے کے بعد جب یہ فرشتے اپنے مقام پر واپس پہنچتے ہیں تو) خدا تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ واقف ہوتا ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ وہ کہتے ہیں (خدایا) تیری تسبیح و تکبیر اور تحمید و تمجید کر رہے تھے۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے (اے فرشتو!) کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں، واللہ انہوں نے تجھ کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر اگر وہ مجھ کو دیکھ سکتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ تجھ کو دیکھتے تو نہایت شدت سے تیری حمد و ثنا اور تسبیح و تقدیس کرتے۔ حضورؐ نے فرمایا پھر اللہ فرماتا ہے اے فرشتو! وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کرتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر دیکھتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اگر وہ اس کو دیکھتے تو بہت شدت سے اس کی خواہش کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے وہ پناہ کس چیز سے مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر اس کو دیکھتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھتے تو اس سے اور زیادہ بھاگتے اور بہت ہی خوف کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو! مَیں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ ان لوگوں کو مَیں نے بخشا۔ پھر ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ان ذکر کرنے والے لوگوں میں ایک شخص ذکر کرنے والوں میں سے نہیں تھا بلکہ کسی ضرورت سے وہاں چلا آیا تھا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔

اجتماعی ذکرِ الٰہی کی عظیم الشان برکات کے اس تفصیلی بیان کے علاوہ ایک موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیثِ قدسی میں انفرادی اور اجتماعی ذکرِ الٰہی کی عظیم الشان برکات کا نہایت اختصار لیکن کمال جامعیت کے ساتھ ذکر فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِذَا ذَکَرَنِیْ عَبْدِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِذَا ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْ مَّلَاِہٖ۔ یعنی میرا بندہ جب اپنے دل میں میرا ذکر کرتا ہے تو مَیں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور جب وہ مجلس میں میرا ذکر کرتا ہے تو مَیں بھی اس سے بہتر مجلس میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔

ذکرِ الٰہی کے تعلق میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور صحابہؓ کو مسلسل اور بار بار پُرزور و مؤثر تلقین کا یہ نتیجہ تھا کہ صحابہؓ نہ صرف انفرادی طور پر دن رات ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتے تھے بلکہ وعظ و ارشاد کی اُن مجالس میں بڑے ذوق و شوق اور خاص التزام سے شریک ہونے کی سعادت حاصل کرتے تھے جو کبھی کبھی حضورؐ منعقد فرمایا کرتے تھے اور جن کے متعلق کتبِ احادیث میں آتا ہے کہ کَانَ یَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ (سنن ابن ماجہ صہ ۲۲) یعنی ایک مقررہ دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فیضِ عام کے طور پر لوگوں کے لئے باہر تشریف لاتے تھے۔ پھر اسی پر بس نہ تھی بلکہ صحابہؓ آپس میں مل کر از خود بھی مجلسیں منعقد کرکے

اللہ میں بکثرت اللہ تعالےٰ کا ذکر کیا کرتے تھے ایسی ہی ایک مجلس کا ذکر حضرت امیر معاویہؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے بیان کیا:۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَۃٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ مَا یُجْلِسُکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ وَنَحْمَدُہٗ لِمَا ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَیْنَا بِہٖ فَقَالَ آللّٰہُ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاکَ قَالُوْا وَاللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَکُمْ وَلٰکِنْ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ایک گروہ کے پاس آئے اور فرمایا تم کس غرض سے یہاں بیٹھے ہو۔ انہوں نے کہا ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی حمد کرنے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت سے نوازا اور اس طرح ہم پر احسان کیا۔ آپؐ نے فرمایا بخدا کیا تم صرف اسی غرض سے یہاں بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا بخدا ہم صرف اسی غرض سے یہاں بیٹھے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں تہمت کے ڈر سے تم سے حلف نہیں لیتا لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ خدا تعالےٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے۔

ان احادیث سے ظاہر ہے کہ انفرادی ذکر کے علاوہ علی الخصوص اجتماعی ذکرِ الٰہی کس قدر عظیم الشان برکات کا حامل ہوتا ہے۔ باہم مِل کر اپنے اوقات ذکرِ الٰہی میں بسر کرنے والوں کے گرد اگرد فرشتے آجاتے ہیں وہ ان کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے، اللہ تعالےٰ ان سے اس حد تک خوش ہوتا ہے کہ وہ ان کا ذکر اپنے مقرب فرشتوں سے کرتا ہے اور ان کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے۔ اور پھر ان فرشتوں کو گواہ ٹھہرا کر پہلے ہی سے ان کی بخشش کا اعلان کر دیتا ہے حتّٰی کہ اس بخشش سے ان کے طفیل وہ شخص بھی نوازا جاتا ہے جو ذکرِ الٰہی کی نیّت سے نہیں بلکہ کسی اور ضرورت سے ان کے درمیان آبیٹھا ہو۔ کیا فضیلت ہے ذکرِ الٰہی کی اور کیا شان اور مرتبہ ہے ایسے ذاکرینِ الٰہی کا جن کے متعلق خدا کا ارشاد یہ ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

(باقی)

دارالافتاء

ضروری ہدایت

بعض احباب اپنی ذاتی حیثیت میں کسی مسئلہ کے بارہ میں دارالافتاء سے استفسار کرتے ہیں اور پھر امیر یا مقامی جماعت کو بھی مجبور کرتے ہیں کہ وہ بھی اس فتوےٰ کے مطابق عمل کریں۔ یہ طریق جماعتی نظام میں اُلجھن کا موجب بنتا ہے حقیقت یہ ہے کہ جب کسی فرد کو فتویٰ بھجوایا جاتا ہے تو وہ دراصل اس کے اپنے بیان کردہ استفتاء کا جواب ہوتا ہے اور صرف اُسی کے لئے شرعی وضاحت کی حیثیت رکھتا ہے۔ دوسروں کے لیے وہ قطعی سند نہیں۔ ہاں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ اگر جماعتی حیثیت میں کوئی استفتاء بھجوائیں تو پھر احباب جماعت کو اس جواب کی عمومیت تسلیم کرتے ہوئے اپنا طرزِ عمل اس کے مطابق بنانا چاہیئے۔

(ناظم دارالافتاء)

لنڈن میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کامیاب جلسہ

(مکرم شیخ نذیر احمد صاحب بشیر نائب امام مسجد فضل لنڈن)

احمدیہ مسجد لندن کے زیر اہتمام مورخہ ۲۴ ستمبر ۶۶ء بروز ہفتہ ساڑھے چار بجے شام سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک کامیاب جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت Sir Peregrine H. H. Baronet نے کی

سب سے پہلے مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد نے حاضرین جلسہ سے صدر موصوف کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ صدر موصوف کو تقریباً ۳۴ سال تک عرب ممالک سے حکومتی فرائض کے انجام دہی کے سلسلہ میں تعلق رہا ہے۔ عرب ممالک سے واپسی پر آپ اینگلو عرب سوسائٹی آف برطانیہ کے سیکرٹری منتخب ہوئے اور کئی سال تک اس عہدہ پر قائم رہے۔ آپ کے تعلقات کا حلقہ بڑا وسیع ہے اور عرب ممالک کے متعدد سربراہانِ حکومت سے آپ کا تعلق رہا ہے۔

بعد ازاں خاکسار نے تلاوتِ قرآن مجید کی اور پھر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر نہایت جامع تقریر فرمائی۔

محترم چوہدری صاحب موصوف نے اپنی اس تقریر میں خصوصیت کے ساتھ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے وہ تمام پہلو پیش فرمائے جو انتظامی امور اور معاشرہ کے لئے شعبہ عدالت وانصاف سے متعلق تھے۔ آپ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے متعدد واقعات بیان کئے اور موجودہ زمانہ کے نظامِ حکومت اور عدالت کے طریق کے ساتھ ان کا موازنہ کرتے ہوئے حاضرین کو سنجیدگی کے ساتھ ان پر غور کرنے کی دعوت دی اور فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف روحانی لحاظ سے تمام دنیا کے لئے ایک بہترین راہنما ہیں بلکہ آپؐ دنیوی لحاظ سے بھی معاشرتی نظام کو بہترین رنگ میں چلانے والے اعلیٰ اور قابلِ تقلید حکمران ہیں۔

محترم چوہدری صاحب موصوف کی یہ تقریر موجودہ ضروریات کے لحاظ سے بہت ہی مناسب اور ضروری تھی۔ جب آپ سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو آج کی زندگی کے نظام کے ساتھ موازنہ فرماتے تھے تو حاضرین کے دلوں سے بے اختیار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دعائیں نکلتی تھیں اور یہی وجہ تھی کہ حاضرین میں سے ہر ایک نہایت انہماک اور دلچسپی کے ساتھ تقریر سُننے میں مصروف تھا۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی تقریر کے بعد جناب صدر جلسہ سر پیری گرین نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ ان کو جلسہ کی صدارت کا اعزاز بخشا گیا ہے۔ آپ نے محترم چوہدری صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کو بھی خراجِ تحسین پیش کیا۔ اور آخر میں مکرم امام صاحب نے سر پیری گرین، حاضرین جلسہ اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

یہ جلسہ مسجد سے ملحقہ سرسبز وسیع وعریض میدان میں منعقد ہوا۔ خوشگوار موسم کی وجہ سے حاضری اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت اچھی تھی۔ احبابِ جماعت کے علاوہ بہت سے معزز اور تعلیم یافتہ انگریز وغیر مسلم دوست اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جلسہ کی کارروائی جاری رہی۔ جلسہ کے بعد مشن کی طرف سے مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ اور اس دوران میں انگریز مہمانوں سے اسلام کے بارہ میں بڑی دلچسپ گفتگو ہوتی رہی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان کوششوں کو بارآور فرمائے اور یہاں کے لوگوں کے دل قبولِ حق کے لئے کھول دے۔

ربوہ، احمد نگر اور چنیوٹ کے انصار کے لئے ضروری اعلان

مجلس انصار اللہ کا گیارھواں سالانہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۸۔ ۲۹۔ اور ۳۰ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ اِس اجتماع میں مجالس انصار اللہ ربوہ۔ احمد نگر اور چنیوٹ کے جُملہ انصار کی حاضری لازمی ہو گی۔ ایسے انصار جو اپنی بیماری یا کسی اور معقول عُذر کی بناء پر شامل ہونے سے مجبور ہوں ان کے لئے ضروری ہے کہ باقاعدہ رخصت حاصل کریں اور درخواستیں زعیم صاحب کی سفارش کے ساتھ ۲۳ اکتوبر سے قبل دفتر میں پہنچا دیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

ایک صحابیہ کا ذکرِ خیر

اسلام اور احمدیت کی برکت سے دعا کی قبولیت کے نشان اکثر مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں۔ خاکسار بھی ایک صابرہ و شاکرہ خدا پر توکل کرنے والی صحابیہ کا ذکر خیر مش[illegible] کرتا ہے [illegible]

یہ مرحومہ خاتون شیخ محمد عمر صاحب اتود بنگوی کلاتھ مرچنٹ سرگودہا کی والدہ محترمہ تھیں۔ جن کا انتقال ۲۷؍۲؍۶۲ کو ہوا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ یہ تین لڑکوں اور دو لڑکیوں کی والدہ تھیں۔ خاوند کا سایہ ۱۹۲۷ء میں سر سے اٹھ گیا۔ تمام بچے نابالغ تھے۔ ایسی بے بسی کے عالم میں بچوں کا پھوپھا اور دیگر غیر احمدی رشتہ دار افسوس کے لئے آئے اور کہا بی بی آپ کے بچے نابالغ ہیں۔ ان کا پرسانِ حال اب کوئی نہیں۔ آپ اگر احمدیت کو چھوڑ دیں۔ تو آپ کے بچوں کا مستقبل روشن ہو جائے گا۔ ہم آپ کے لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیاں اپنے گھرانوں میں کریں گے۔ یہ بچے ہماری نسل ہیں ہم ان کو اچھے کاروباری بنا دیں گے۔ مگر مرحومہ مغفورہ نے انہیں یہ کہکر لاجواب کر دیا کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے۔ میرے بچوں کا خود نگران ہوگا۔ آپ کو احمدیت کی برکات کا علم نہیں۔ ورنہ آپ یہ نہ کہتے کہ میرے لڑکے احمدیت کی وجہ سے شادی سے محروم رہیں گے انشاء اللہ احمدیت کی برکت سے میرے بچے کم سے کم آپ کے خاندانوں سے اچھے نکلیں گے۔ میں آپ کی امداد کی نہ محتاج ہوں اور نہ ہی آپ کی کوئی امداد قبول کروں گی بالآخر اس پاک خاتون کی شب و روز کی دعاؤں کا ثمرہ یہ نکلا۔ اس کی پانچوں بچوں کی اولاد آج کم و بیش چالیس افراد پر مشتمل ہے اور یہ سارا خاندان سلسلہ احمدیہ کا سچا خادم ہے۔ سلسلہ کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے۔ دینی اور دنیاوی میدان میں اپنے غیر احمدی رشتہ داروں سے ہر جہت سے ممتاز ہے۔ ان کا کاروبار وسیع پیمانے پر پھیل رہا ہے۔ وفات کے بعد مجھے جب اس گھر لے میں جانے کا اتفاق ہوا تو ہر بچے کو دیکھ کر چالیس سال پہلے کا واقعہ یاد کر کے خاکسار خدا کی حمد کے گیت گانے لگا۔ اور قبولیت دعا کے کرشمہ کا تصور کر کے بار بار سجدۂ شکر کرتا رہا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کی ذریت کو مرحومہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ احمدیت کی امانت جو مرحومہ نے اپنی اولاد کے سپرد کی ہے۔ وہ اس کے بہترین امین ثابت ہوں۔

خاکسار حکیم رحمت اللہ گوندیجا انسپکٹر تحریک جدید
دفتر وکالت مالی ربوہ

ایک مخلص بہن کا قابلِ تقلید نمونہ

محترمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بابو محمد شیر صاحب چغتائی ۴ گورونانک پورہ گوجرانوالہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے اپنی طرف سے تین صد روپیہ کے عطیہ کا وعدہ بھجواتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے میرے اوپر بہت احسانات ہیں۔ میں ان کا بدلہ تو نہیں چکا سکتی لیکن پھر بھی خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے فضل عمر فاؤنڈیشن میں اپنے محسن کی خاطر تین صد روپے کا حقیر وعدہ کر رہی ہوں اور اسکی پہلی قسط یکصد روپیہ کی آج ہی ارسالِ خدمت ہے اجو مرحوم ہو گئے ہیں) خدا تعالیٰ میری اس حقیر رقم کو قبول فرمائے اور مجھے باقی ماندہ رقم کو بھی جلد ادا کرنے کی توفیق دے۔ میری صحت اکثر خراب اور کمزور رہتی ہے۔ اس لئے آپ سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے اور مجھ پر اور میری اولاد پر اپنی رحمت کی بارش کرے۔ آمین"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ اپنے فضل سے ہماری اس محترمہ بہن کو کامل صحت عطا فرمادے اور ان پر اور ان کی اولاد پر اپنے افضال و الطاف نازل فرمائے آمین نیز سلسلہ کے ایسے افراد کو جنہوں نے ابھی تک فضل عمر فاؤنڈیشن میں حصہ نہیں لیا۔ اس بابرکت تحریک میں گرانقدر عطیات پیش کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن — ربوہ)

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

عیسائیت تو کہتی ہے کہ آدم نے گناہ کیا اور ہمیشہ ہمیش کے لئے خدا کی ناراضگی مول لے لی یہ گناہ اور اس کی لعنت نسل در نسل بنی آدم میں منتقل ہوتی چلی آ رہی ہے اس سے چھٹکارے کی ایک ہی راہ ہے کہ انسان مسیح کی صلیبی موت اور کفارہ پر ایمان لائے۔ اس کے بالمقابل قرآن کہتا ہے کہ آدم سے نادانستہ طور پر ابلیس کے دھوکہ میں آنے کی وجہ سے بھول ہوئی لیکن وہ واحد و یگانہ خدا جو ارحم الراحمین ہے اور جس نے انسان کو اعلیٰ ترین صلاحیتیں ودیعت کر کے جملہ مخلوقات میں شرف اور بزرگی عطا کی ہے اس نے خود آدم کو توبہ کی توفیق بخشی انہیں خود دعا سکھلائی کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (اعراف آیت ۲۳) اور پھر خود ہی اس دعا کو قبول فرما کر ان کی یہ لغزش ہمیشہ کیلئے معاف کر دی۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ:۔

فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ (البقرہ آیت ۳۸)

اس کے بعد آدم نے اپنے رب سے کچھ (دعائیہ) کلمات سیکھے (اور ان کے مطابق دعا کی) تو وہ اس کی طرف (پھر فضل کے ساتھ) متوجہ ہوا۔ یقیناً وہی (بندوں کی مصیبت کے وقت) بہت توجہ کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پھر نہ صرف یہ کہ آدم کی توبہ کو قبول کر کے انہیں عزت بخشی بلکہ اس لغزش کی بناء پر ان کی نسلوں کو قطعاً موردِ الزام نہ ٹھہرایا۔ اور انہیں بھی عزت بخشی . . . . اور ان پر بھی اپنا فضل نازل کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۷۱)

اور ہم نے بنی آدم کو بہت شرف بخشا ہے اور ان کے لئے خشکی اور تری میں سواری کا سامان پیدا کیا ہے اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا ہے اور جو مخلوق ہم نے پیدا کی ہے اس میں سے ایک کثیر حصہ پر ہم نے انہیں فضیلت دی ہے۔

کجا انسان کو اسلام کی عطا کردہ یہ شرف اور یہ بزرگی اور کجا عیسائیت کی عطا کردہ موروثی گناہ کی لعنت۔ اب اگر اہل افریقہ عیسائیت سے بیزاری کا اظہار کر کے جو ایک انسان کو خدا ثابت کرنے کے لئے انہیں بلاوجہ متہم کرتی اور سیاہ کار ٹھہراتی ہے) اسلام کی طرف مائل نہ ہوں تو اور کیا کریں جو انہیں جملہ مخلوقات میں شرف اور بزرگی کا مقام عطا کرتا ہے اور انہیں بشارت دیتا ہے کہ

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ (حٰم السجدۃ آیت ۳۱، ۳۲)

وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست ہیں اور اس (جنت) میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ مانگو گے وہ بھی تم کو اس میں ملے گا۔

الغرض صداقت صداقت ہی ہے اس کے سامنے بناوٹی اصول اور کاغذ کے پھول خواہ وہ کفارہ کی شکل ہی اختیار کر کے کیوں نہ آئیں ٹھہر نہیں سکتے۔ اسلام اب افریقہ میں پھیل کر رہے گا اور عیسائیت کو وہاں سے اپنا بوریا بستر اٹھانا ہی پڑے گا۔ یہ خدائی تقدیر ہے جو بہرحال پوری ہو کر رہے گی۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے نازل ہو کر اس خدائی تقدیر کو بروئے کار لا رہے ہیں اور مسیح مہدی کے دیوانے جنہیں خدا نے یہ کام سپرد کیا ہے اور جن کی تائید کے لئے ہی وہ آسمان سے اپنے فرشتے نازل کر رہا ہے افریقہ کو اسلام کی آغوش میں لا کر ہی دم لیں گے انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

رحیم یار خاں

مورخہ ۱۲/ ۶۶ء بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ رحیم یار خاں میں جلسہ تحریک جدید منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت قرآن پاک کے بعد چوہدری عبدالمجید صاحب ظفر سیکرٹری تحریک جدید نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کی تقریر کا ایک حصہ بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنایا گیا۔ خاکسار نے تحریک جدید کے ضمن میں عائد شدہ فرائض پر روشنی ڈالی۔ خاکسار کی تقریر کے بعد محترم جناب چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے وکیل المال اول تحریک جدید نے انفاق فی سبیل اللہ۔ تحریک جدید کی برکت اور اس کے عظیم الشان ثمرات پر مفصل تقریر فرمائی۔ دعا کے ساتھ یہ بابرکت محفل انجام پذیر ہوئی۔

(محمد اشرف ناصر شاہد قائمقام امیر جماعت احمدیہ ضلع رحیم یار خان)

شریف آباد فارم

مورخہ ۱۱/ ۶۶ء بروز منگل بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ شریف آباد فارم میں ایک اہم تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ اجلاس تلاوت قرآن مجید سے شروع کیا گیا جو کہ خاکسار نے کی۔ نظم نصیر احمد صاحب نے پڑھی۔ اسکے بعد مکرم و محترم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے جماعت احمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ جس میں نماز با جماعت قرآن مجید پڑھنے آپس میں اتحاد اور ہمدردی کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(عبدالرشید عابد عفی عنہ معلم وقف جدید حلقہ نبی سر روڈ۔ ضلع تھرپارکر)

احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر

مورخہ ۱۲/ ۶۶ء بروز بدھ بعد نماز عشاء مسجد احمد آباد اسٹیٹ میں زیر صدارت مکرم حافظ عبدالواحد صاحب (زعیم انصاراللہ) ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اقبال احمد صاحب نے کی اور نظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام خالد ممتاز صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار نے آپس میں اتحاد اور ذکر الٰہی کے متعلق احباب جماعت کو توجہ دلائی خاکسار کے بعد مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کنری نے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ صاحب صدر نے بھی ان باتوں پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ مستورات بھی اس تربیتی جلسہ میں شامل ہوئیں۔

(عبدالرشید عابد ہلال پوری عفی عنہ معلم وقف جدید)

اعلانات دارالقضاء

۱۔ مکرم مولوی اسداللہ صاحب ظفر مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء نے لکھا ہے کہ:۔
ہمارے والد صاحب مرحوم کی جو پنشن صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے ملنی قرار پائے وہ ہماری والدہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ کو ادا کر دی جایا کرے (۱) مکرم نذیر احمد صاحب (۲) مکرم محمد اسمٰعیل صاحب پسران (۳) محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (۴) محترمہ نذیر بیگم صاحبہ دختران ——— اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۲۵ دن تک اطلاع دی جائے۔

۲۔ محترمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری علی احمد صاحب مرحوم ساکن ربوہ کی درخواست بابت حصہ وراثت از ترکہ مرحوم کی سماعت بتاریخ ۱۳/ ۱۱/ ۶۶ء بوقت ½ ۷ بجے صبح بورڈ قضاء دفتر قضاء ربوہ میں فرمائے گا۔ فریق ثانی مکرم چوہدری نبی احمد صاحب ساکن کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ کو معمولی طریق سے اطلاع دینے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اسلئے بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ وقت مقررہ پر پیروی کے لئے پہنچ جائیں۔ ورنہ یکطرفہ سماعت کی جائے گی۔

(ناظم دارالقضاء)

تحریک جدید کے بقایا داران سے ایک سوال

عہدیداران جماعت سے ایک دردمندانہ اپیل

احباب جماعت کو علم ہے کہ تحریک جدید کے چندہ سے اکناف عالم میں اشاعت اسلام کا عظیم الشان کام ہو رہا ہے۔ جیسا کہ ایک موقع پر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا:۔

"وہ حضرات جنہوں نے مرکز کی یاد دہانیوں۔ الفضل کی تحریکوں اور مقامی مخلصین کی مساعی کے باوجود موعودہ رقم ادا نہیں فرمائی۔ میں ان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا اکناف عالم میں اشاعت اسلام کا کام بند کر دیا جائے؟!

"بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ اب نیا سال شروع ہو رہا ہے اسلئے ہمارا پچھلا معاف ہے مگر یہ بالکل غلط ہے۔ خدا تعالیٰ سے کئے گئے وعدے اگر پورے نہ کئے جائیں تو انسان کو ان کی نیکیوں کی بھی توفیق نہیں ملتی۔ یہ کسی بندے سے معاملہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ ہے جو عالم الغیب ہے"

پس ہر جماعت کے عہدیداران سے یہ دردمندانہ گزارش ہے کہ وہ مقامی بقایاداران تک پہنچیں اور انہیں حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد سنا دیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو بیش از پیش خدمات دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید)

وقف عارضی کیلئے مطبوعہ فارم

وقف عارضی کی مبارک تحریک میں شمولیت کے لئے ہر احمدی براہ راست خطوط کے ذریعہ بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست بھجوا سکتا ہے۔ اب دفتر نے اسکے لئے باقاعدہ طور پر فارم بھی طبع کرا لئے ہیں۔ جس میں عمر تعلیم مسافت وغیرہ کے خانے ہیں۔ اسلئے عرض ہے کہ امراء صاحبان۔ صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ اپنے اپنے ہاں کے نئے واقفین وقف عارضی کے لئے مطبوعہ فارموں کی مطلوبہ تعداد سے آگاہ فرمائیں تا انہیں فوراً بھجوا دیئے جائیں۔ یاد رہے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے پانچ ہزار واقفین کا مطالبہ فرمایا ہے۔ سب دوستوں کو اس کار خیر میں سبقت حاصل کرنی چاہئے کیونکہ خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنا نیکی کی جڑ ہے۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۶۶ء کو چوہدری منظور احمد ولد چوہدری نذیر احمد صاحب بھانیاں منڈی ضلع ملتان کا نکاح مسمات ثریا بیگم بنت قریشی محمد ابراہیم صاحب رحیم یار خاں کے ساتھ بعوض مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ مقیم رحیم یار خاں نے پڑھا۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائی جاوے کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو بابرکت کرے اور نیک نتائج پیدا کرے۔ آمین

نذیر احمد منہاس سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رحیم یار خاں

دعائے مغفرت

میرے بڑے بھائی اور حضرت سیٹھ عثمان یعقوب صاحب مرحوم مغفور کے بڑے صاحبزادے داؤد احمد عثمان مورخہ ۱۰ اکتوبر کو نیروبی میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون تمام بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں جگہ عطا فرما دیں۔ آمین۔ اور اہم اقرباء اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرما دے۔

(ستار نوری از نیروبی مشرقی افریقہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں
(منیجر)

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ
سے حاصل کریں! (ایجنٹ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل ۱۸۴۹۰/

میں مہر دین ولد حسام دین قوم راعیں پیشہ زمینداری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی ساکن قیام پور ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

۱۔ بارہ کنال زرعی اراضی بمقام قیام پور ضلع گوجرانوالہ جس کی موجودہ قیمت پندرہ سو روپیہ ہے۔

۲۔ ایک مکان پختہ واقعہ قیام پور ضلع گوجرانوالہ جس کی موجودہ مالیت اڑھائی ہزار روپیہ ہے۔

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ (شرط اوّل ایک روپیہ)

العبد بسر دین بقلم خود قیام پور ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ مقصود احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ قیام پور۔

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرمد انسپکٹر وصایا حال قیام پور۔

مسل ۱۸۴۹۱/

میں نور الدین ولد الٰہی بخش قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ننگلی باغبان ڈاکخانہ نوکوٹ ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد مویشی وغیرہ کی قیمت نو صد روپیہ ہے میں اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری سالانہ آمدن کاشتکاری وغیرہ اندازاً -/۲۰۰ روپے ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کروں گا۔

(شرط اوّل -/۲ روپے)

العبد:۔ نور الدین ولد الٰہی بخش
قوم ارائیں ابراہیم آباد

گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل خالد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

گواہ شد:۔ محمد اقبال نعیم سیکرٹری مال ابراہیم آباد نوکوٹ ضلع تھرپارکر۔

مسل ۱۸۴۹۲/

میں عبد المتین خان ولد ملک عبد المالک خان قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور ڈاکخانہ خاص لاہور حال رحیم یار خان ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔

میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ آٹھ سو روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ عبد المتین خان ساکن ۳۲ لیک روڈ۔ لاہور۔ حال لیور برادرز لمیٹڈ رحیم یار خان۔

گواہ شد:۔ شیخ عبد السلام اپر شاہی روڈ۔ رحیم یار خان۔

گواہ شد:۔ عبد المجید ظفر۔ قائد خدام الاحمدیہ رحیم یار خان۔

مسل ۱۸۴۹۳/

میں امۃ الحفیظ بیگم زوجہ چوہدری عطا محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کنری ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ (پاکستان) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جون ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک ہزار روپیہ حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور گلوبند طلائی چوڑیاں طلائی۔ انگوٹھی طلائی کانٹے طلائی کل وزن آٹھ تولے قیمتی ایک ہزار روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی آمد وغیرہ نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد مزید کوئی جائداد یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت یکم جون ۱۹۶۶ء سے منظور فرمائی جائے۔

(محررہ شرط اوّل ۱ روپیہ)

الامۃ:۔ امۃ الحفیظ بیگم کنری سندھ۔

گواہ شد:۔ عطا محمد خاوند موصیہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد:۔ فضل الدین طارق زعیم مجلس انصار اللہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ۔

مسل ۱۸۴۹۴/

میں مسعود احمد ولد چوہدری کرامت اللہ صاحب قوم راجپوت راٹھور پیشہ تجارت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱/۷-۱۵ محمد علی ہاؤسنگ سوسائٹی ڈاکخانہ کراچی ۸ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ جولائی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں کاروبار "جام کے سنز لمیٹڈ کراچی" کرتا ہوں جس میں سے میں اپنے گزارہ کے لئے پانچصد روپے ماہوار لیتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

شرط اوّل -/۲۵ روپے۔

العبد:۔ مسعود احمد بقلم خود

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد:۔ مسعود احمد خورشید سیکرٹری تجارت جماعت احمدیہ کراچی۔

جوبِ مفید اٹھرا (مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا) مکمل کورس پندرہ روپے ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں

قرارداد تعزیت بر وفات حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ

(از صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بذریعہ ریزولیوشن نمبر ۱۰۷ ع م / ۱۰/۶۶ /۱۹)

حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ کی تحریک پر صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۹ ر اکتوبر ۱۹۶۶ء میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کی وفات پر مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت منظور کی ہے:۔

"ہم ممبران صدر انجمن احمدیہ ربوہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد کی اچانک وفات پر انتہائی غم و حزن کا اظہار کرتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کو صحابی ابن صحابی ہونے کا فخر حاصل تھا۔ بطور نامور مبلغ اور مجاہد اسلام آپ کی خدمات جلیلہ آنے والی نسلوں کے لئے شاندار نمونہ پیش کرتی ہیں۔ بلاد عربیہ اور انگلستان میں بھی آپ نے اسلام کی سربلندی اور احمدیت کی اشاعت میں ایک طویل عرصہ گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ متبحر عالم۔ بلند پایہ مصنف، فصیح مقرر اور جرّار مناظر اسلام تھے۔ اپنی خوبیوں کی بدولت آپ نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سے خالد احمدیت کا خطاب پایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابتداء عہد خلافت سے لے کر اب تک علمی خدمات دینیہ کی سعادت بخشی۔

ہم ممبران صدر انجمن احمدیہ آپ کے وصال پر انتہائی رنج محسوس کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ القلب یحزن والعین تدمع ......

حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں جو خلا پیدا ہوا ہے اس کے پورا ہونے اور ایک شمس کی جگہ کئی شمس ان کی قائمقامی میں کھڑے ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست راست بننے کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کے آگے دست بدعا ہیں۔

اللہ تعالیٰ جانے والے کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور دیگر جملہ افراد جماعت کو ان کی خوبیوں کا وارث بنا کر دن رات اسلام اور احمدیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ تا اسلام کا جھنڈا روئے زمین پر بلند ہو اور اللہ تعالیٰ جماعت کو خلافت ثالثہ کے مبارک عہد میں امتیازی فتوحات سے نوازے۔ آمین۔

ہم سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت عالی میں اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ نیز ہم محترم خواجہ عبید اللہ صاحب اور بیگم صاحبہ حضرت مولانا شمس صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ عزیز ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس اور ان کے بہن بھائیوں و دیگر لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور ان کی اولاد اپنے محترم بزرگ والد کے نقش قدم پر چلنے والی ہو۔ آمین۔

لجنہ اماء اللہ کا نواں سالانہ اجتماع شروع ہو گیا

ربوہ ۲۱۔ اکتوبر (۸½ بجے صبح) آج صبح سات بجے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا نواں سالانہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا اس اجتماع میں بیرون پاکستان اور مغربی پاکستان کے طول و عرض سے قریباً ہر شہر اور ہر علاقہ کی کثیر تعداد میں نمائندگان بڑے ذوق شوق سے تشریف لائی ہیں اور ابھی نمائندگان کی آمد کا سلسلہ برابر جاری ہے

لجنہ ہال میں گنجائش کم ہونے کی وجہ سے اس دفعہ دفتر کی کھلی گراؤنڈ میں قناتوں اور شامیانوں کے نیچے اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ علی الصبح ناظرات کی کھیلیں ہو چکی ہیں۔

بعد ازاں تلاوت اور نظم کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے افتتاحی تقریر فرمائی۔

صوبائی اسمبلی کا سرمائی اجلاس

لاہور ۔ ۲۱۔ اکتوبر۔ مغربی پاکستان اسمبلی کا سرمائی اجلاس اگلے ماہ کے تیسرے یا چوتھے ہفتے میں شروع ہو گا۔ اس اجلاس کی قطعی تاریخ کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔

اجتماع انصار اللہ کے موقع پر
فضل عمر فاؤنڈیشن کی وصول شدہ رقوم نمائندگان کے ہاتھ ارسال کر دیں

بفضلہ تعالیٰ جماعتوں کے عہدیداران فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندہ کی وصولی میں مصروف ہیں مناسب ہو گا کہ وصول شدہ رقوم اجتماع انصار اللہ کے موقع پر ربوہ آنے والے احباب کے ہاتھ بھجوا دی جائیں۔ اور انہیں تاکید کر دی جائے کہ وہ ربوہ پہنچتے ہی رقوم کو داخل خزانہ کروا دیں۔ تاکہ بعد میں رقم بذریعہ ڈاک بھجوانے کا خرچ برداشت نہ کرنا پڑے امید ہے متعلقہ عہدیداران اس طرف خاص توجہ فرما دیں گے۔ اور زیادہ سے زیادہ رقم وصول کر کے بھجوائیں گے

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● کراچی۔ ڈھاکہ ۲۱ ر اکتوبر۔ مرکزی وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق نے کل یہاں بتایا کہ امریکہ نے حال ہی میں حکومت پاکستان کو مطلع کیا ہے کہ وہ کراچی کے فولاد کے کارخانہ کے لئے بارہ کروڑ ڈالر تک کی امداد دینے کے لئے تیار ہے وزیر تجارت نے مزید کہا کہ حکومت فولاد کے کارخانہ کے منصوبے کا از سر نو جائزہ لے رہی ہے اور صدر ایوب نے متعلقہ سرکاری اداروں کو ہدایت کی ہے کہ اس کارخانہ کے قیام کے سلسلہ میں مختلف ممالک کی طرف سے جو پیشکشیں موصول ہوئی ہیں ان کا مطالعہ کیا جائے۔ مسٹر غلام فاروق کراچی سے ڈھاکہ پہنچنے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

● راولپنڈی ۲۱ ر اکتوبر۔ نامزد وزیر دفاع وائس ایڈمرل اے آر خان کل بحریہ کے کمانڈر انچیف کے عہدہ سے سبکدوش ہو گئے ہیں۔ ایڈمرل اے آر خان جمعہ کو وزیر دفاع کے عہدہ کا حلف اٹھائیں گے۔ بحریہ کے نئے کمانڈر انچیف ریئر ایڈمرل ایس ایم احسن نے کل اپنا عہدہ سنبھال لیا۔

● لاہور ۔ ۲۱ ر اکتوبر۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے بجلی کے صارفین سے اپیل کی ہے کہ وہ کم سے کم بجلی صرف کریں تاکہ قومی پیداوار کے لئے زیادہ سے زیادہ بجلی بچ سکے۔ گورنر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ بجلی کی کمی کے باوجود ہمیں زرعی اور صنعتی پیداوار کو برقرار رکھنا ہو گا۔ گورنر نے اس مقصد کے لئے بعض ضروری اقدامات بھی تجویز کئے ہیں۔

● دمشق ۲۱ ر اکتوبر۔ شام میں اسرائیل کے متوقع حملہ کا مقابلہ کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں ملک بھر میں عام لام بندی کا آغاز ہو گیا ہے۔ اور رضاکار تنظیم کے نام سے پورے ملک کے نوجوانوں کو فوجی تربیت دینے کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ حکومت نے بدھ کو رضاکاروں کی بھرتی کے لئے جو تجویز پیش کی تھی اس کا زبردست رد عمل ہوا ہے اور پورے ملک میں فوجی بھرتی کے دفاتر میں ہزاروں نوجوان رضاکار تنظیم میں شامل ہونے کے لئے پہنچ گئے ہیں

● ۔ اسلام آباد ۲۱۔ اکتوبر۔ صدر ایوب خان آئندہ ماہ کے وسط میں اردن کا چار روزہ دورہ کریں گے۔ اردن کے قیام کے دوران صدر ایوب شاہ حسین سے دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی، ثقافتی، تجارتی اور صنعتی تعاون [illegible] اور اس علاقے کے اہم مسائل پر بات چیت کریں گے۔ بھارت اور پاکستان کی جنگ کے دوران اردن نے جو پاکستان کی حمایت کی تھی صدر ایوب اس پر شاہ حسین اور اردن کے عوام کا شکریہ بھی ادا کریں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵